نئی شاعری......ڈاکٹر انیس ناگی

سعدیہ جاوید، پی ایچ۔ڈی سکالر، شعبۂ اُردو، جی سی یونیورسٹی، لاہور

Abstract

Dr. Anees Nagi is one of the most prominant writer, poet and translater of urdu. In this article, his contribution with reference to "Modern Poetry" is discussed.

نئی شاعری کی دریافت اور افہام کے لیے متناقص رویوں کی گوناگونی کی بنیاد ایک غلط ذہنی مفروضہ ہے نئی شاعری کے نقاد اپنے ذہنی رویے کو بدلنے کی بجائے اسے مروّجہ شعری معیاروں سے جانچنے کی کوشش کر رہے ہیں جس کے نتیجے کے طور پر وضاحت کی بجائے دھندلکا پھیل رہا ہے۔

> ''شاعری سے لطف اندوز ہونے کے لیے جذباتی تربیت ایک اہم شرط ہے شاعری کی تحسین میں آہ اور واہ کا تنقیدی اسلوب فرسودہ ہو چکا ہے۔''[۱]

ڈاکٹر انیس ناگی شاعری کے اجزائے ترکیبی میں شاعرانہ خیال کو مرکزی حیثیت دیتے ہیں۔ اس سے مُراد وہ خیال ہے جسے شاعر نے تخلیقی تجربے کے دوران مخصوص فنی شکل دی ہو۔ شاعرانہ خیال کسی مخصوص خیال کا نام نہیں بلکہ یہ تجربے کے حسیاتی ادراک سے پیدا ہوتا ہے۔ ڈاکٹر انیس ناگی کہتے ہیں:

> ''شاعرانہ خیال شاعر کے جذباتی رویے کے نتیجے کے طور پر پیدا ہوتا ہے شاعر ترتیب، انتخاب اور تعمیر کے عمل سے تخلیقی تجربے کا انداز مرتب کرتا ہے۔''[۲]

شاعرانہ خیال کی جدت اور تازگی کا انحصار شاعر کے وسیع مشاہدے پر ہوتا ہے۔ ڈاکٹر انیس ناگی کے بقول شاعرانہ خیال کسی خارجی منطق کا پابند نہیں ہوتا اسی طرح وہ اپنا اظہار بھی کسی مخصوص اور معین طریقے سے نہیں کرتا شاعر کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ شاعرانہ خیال کی ترتیب کے مراحل بتدریج ظاہر کرے۔

نئی شاعری کا تصوراتی اور جذباتی لہجہ ایک مخصوص تاریخی اور تمدنی سیاق وسباق سے ماخوذ ہے۔ ۱۹۴۷ء سے فوراً بعد کی منظومات میں جس جذباتی اور ذہنی افسردگی کا احساس ملتا ہے وہ پرانے ثقافتی اثاثے سے علیحدگی کا Nostaliga ہے۔

> ''۱۹۴۸ء کے بعد ترقی پسند شعراء کا آدرش ان کی آنکھوں کے سامنے منہدم ہو گیا جنہوں نے عادتاً شعر گوئی کو جاری رکھا وہ پرانی لکیر کو پیٹتے رہے۔ عجیب بات یہ ہے کہ اسی دور میں ہی ۱۹۳۶ء کے شعراء کا سرچشمہ سخن خشک ہو گیا۔ ان میں سے بیشتر شعراء آج تک بیتے دنوں کی یاد اور کچھ کرنے کی خواہش

میں زندہ ہیں یہ بہت بڑا ادبی حادثہ ہے۔ ایک اعتبار سے ۱۹۳۶ء کی شاعری کا جذباتی اسلوب اس دور میں بے معنی سا ہو جاتا ہے جن شعراء نے نئی صورتِ حال کے لمس کو محسوس نہ کیا وہ بے وقت کی تانیں اُڑاتے رہے جنھوں نے تبدیلی کو آرٹ کی ضرورت گردانا، انھوں نے زندگی کو قبول کیا۔'' ۳

نئی شاعری کی تحریک اپنی نمو کے لیے نئے خون کی تھی۔ ڈاکٹر انیس ناگی ان لوگوں میں شامل تھے جنھوں نے نئی شاعری کا علم بلند کیا۔ نئی شاعری کا علم بلند کرنے والوں نے ٹھہرے پانیوں کو موج کی طغانیوں سے روشناس کرانے کا بیڑا اُٹھایا۔ مشرق و مغرب کے شعری میلانات میں بہت حد تک ہم آہنگی پیدا کی۔ ڈاکٹر انیس ناگی کا شعری سفر اس تحریک کے رجحانات متعین کرتا ہے۔

نئی شاعری کے حوالے سے جن فنی محاسن، اسلوب اور زبان کے سٹرکچر کو تبدیل کرنے کی گفتگو ہوتی رہی ان کا انکشاف انیس ناگی کی نظموں میں نظر آتا ہے۔

''ایک منظر ٹوٹنے کا''

کمرے میں تاریکی تھی
ہلکی ہلکی موسیقی تھی
دیواروں کے ساتھ لگی مایوسی تھی
سارے منظر ڈوب گئے تھے
دیواروں کے پیچھے خواب کھڑے تھے
جن کو ڈھونڈتے ڈھونڈتے آنکھیں پھوٹ گئی تھیں
ان آئینوں میں
سب دھندلی تصویریں
آگے پیچھے ٹوٹ رہی تھیں ۴

ان کی پوری شاعری بیگانگی کی نظموں کی صورت میں مرتب ہو چکی ہے۔ انیس ناگی نے نئی شاعری کا ایک نیا باب رقم کیا۔ انھوں نے اپنی شاعری میں ثقافتی اور تہذیبی کلچر کو اپنی جڑوں کے ساتھ اس طرح متصل کیا ہے کہ سارا سٹرکچر ایک نئی دُنیا کی تازگی اور خوشبو سے بھرا ہوا ہے نئی شاعری کے منصوبے سے متعلق انیس ناگی نے لکھا:

''راشد کی نسل کی شاعری اور ۱۹۵۸ء سے بعد کی شاعری میں لب و لہجے کا اختلاف اس بنیادی تصوراتی تغیر کا مظہر ہے۔'' ۵

ڈاکٹر انیس ناگی نے نئی شاعری کے اسلوب کو قائم رکھا اور ایک ایسے معاشرے میں اس کام کو جاری رکھا جس میں اس کو بے مقصد اور لایعنی کام سمجھا جاتا تھا۔ ان کی شاعری ان جینوئیں سوچ کی عکاس ہے۔ انیس ناگی نے لکھا ہے:

''نظم یا شعر میں ایمج کا تعلق ان تجربات اور جذبات سے ہوتا ہے جو شعری تخلیق کی معنوی اساس ہوتے ہیں شاعر ایمج کی تخلیق میں جن متنوع اور متخالف عناصر کو مجتمع کرتا ہے ان کی معنویت رشتے یا

تعلق کی بدولت قائم ہوتی ہے۔''۶

اظہار ذات سے وجوداور وجود سے عدم وجود تک انیس ناگی نے زندگی میں جو دُکھ اُٹھائے اس کی وجہ سے وہ زندگی کو ایک عمل حقیقت کے طور پر قبول کرتے ہیں۔ ان کی نظموں میں ذہنی اذیت، زقت، بیگانگی اور کرب نمایاں ہیں۔ انتخاب اور آزادی انیس ناگی کا مسئلہ ہے۔انیس ناگی نے لکھا ہے:

''ہم ادب کے ذریعے نئے اقداری نظام کے خواہش مند ہیں جس میں معاشرتی انصاف کے ذریعے ناانصافی دور کی جا سکے اور صداقت و عدم صداقت میں فرق قائم ہو سکے۔ انیس ناگی ایک مشکل اور تجرباتی ادیب اور شاعر ہے۔اس کے ساتھ ساتھ متنازعہ بھی ہے۔''۷

ایک مقام پر ڈاکٹر انیس ناگی نئی جدید شاعری کو آنے والے زمانوں کے لیے ایک بحث کا موضوع بنا کر چھوڑ دیتے ہیں۔

آتے جاتے لوگو ٹھہرو
تم بھی ایک وقوعہ کی منطق ہو
تم متذبذب ہو
تمھاری پیشانی پر شکنوں کی چادر پھیلتی جا رہی اور
اور تمھیں متذبذب دیکھ کر میں اپنا اور تمھارا فیصلہ
نومور نسلوں کے بے داغ ضمیر کے سپرد کرتا ہوں ۸

انیس ناگی کی شاعری میں ایک ایسا لسانی آہنگ ہے جس میں الفاظ کی نشست و برخاست اور تراکیب کا استعمال معاصر نثری نظموں سے کہیں بہتر اور جدید تھا اور فکری اعتبار سے اپنے اردگرد کے ماحول کو متاثر کر رہا تھا۔ ان نظموں میں جو چیزیں واضح طور پر نظر آتی ہے وہ ہیں تیزی سے بدلتا ہوا منظر نامہ۔ انسان کی انسان کے ہاتھوں بے بسی اور منافقت اور منافق معاشرے میں فرد کے داخلی تضادات کی عکاسی اس طرح وہ نثری نظم کے ابتدائی خدوخال کو ایک وقار کے ساتھ پختگی اور متانت عطا کرتا ہے۔

''میں اور دُنیا''

اب وقت لڑائی اور جھگڑے نپٹانے کا ہے
اب وقت اپنی ذات کو سلجھانے کا ہے
دُنیا شدید بدلے نہ بدلے
کون جیتا اور کس کی ہار ہوئی
اس بحث کو چھوڑو تم
ہم دونوں میں گھمسان ہوا تھا
تحقیر تکبر تنگی ترشی

چاروں سمت سے حملہ تھا
مجھ کو مار گرانے کا
میں لڑتا لڑتا پیچھے ہٹتا
دیوار کے ساتھ پشت لگا کر لڑتا
پھر بھی ہتھیار نہ پھینکے تھے
سچ کہتے ہو
اب میں بوڑھا ہوتا جاتا ہوں
اور نظروں سے اوجھل ہوتا جاتا ہوں
اب سمجھا ہوں۹

حواشی:

۱۔ انیس ناگی، تنقید شعر، لاہور: مکتبہ میری لائبریری، ۱۹۶۸ء، ص: پیش لفظ
۲۔ انیس ناگی، تنقید شعر، لاہور: مکتبہ میری لائبریری، ۱۹۶۸ء، ص: ۳۰
۳۔ افتخار جالب (مرتب)، نئی شاعری کا منصوبہ مضمون ''نئی شاعری (ایک تنقیدی مطالعہ)''، لاہور: نئی مطبوعات ۹ سرکلر روڈ، ص: ۴۷۔۴۸
۴۔ انیس ناگی، ڈاکٹر، بیگانگی کی نظمیں، لاہور: جمالیات ۲۲ گنگا رام مینشن مال روڈ، ۲۰۰۰ء، ص: ۳۵۶
۵۔ انیس ناگی، عمران نقوی، مکالمہ نوائے وقت، لاہور، ۲۶ ستمبر ۱۹۹۵ء
۶۔ انیس ناگی، تنقید شعر، لاہور: مکتبہ میری لائبریری، ۱۹۶۸ء، ص: ۱۱۵
۷۔ انیس ناگی، نئی شاعری اور امیج، نئی شاعری ایک تنقیدی مطالعہ، ۱۹۶۸ء، ص: ۹۰
۸۔ انیس ناگی، سایہ، دانشور، شمارہ، ۲۱ مئی ۱۹۹۷ء
۹۔ انیس ناگی، ڈاکٹر، بیگانگی کی نظمیں، لاہور: جمالیات ۲۲ گنگا رام مینشن مال روڈ، ۲۰۰۰ء، ص: ۶۷۵۔۶۷۶

☆☆☆